اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

جلد ۲۶	مورخہ ۲ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۳ فروری ۱۹۳۸ء	نمبر ۲۸

مدینۃ المسیح

قادیان یکم فروری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ کھانسی اور زکام کی تکلیف سے گو حضور کو پہلے کی نسبت آرام ہے ۔ تاہم پوری صحت ابھی حاصل نہیں ہوئی ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ؛

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ دہلی سے واپس آ گئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے ۔ کہ دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا ۔

"عورتوں کی طرح باتیں بنانا یہ طریق کس کو نہیں آتا ۔ ہمیشہ بے شرم منکر ایسا ہی کرتے رہے ہیں ۔ لیکن جبکہ میں میدان میں کھڑا ہوں اور تیس ہزار کے قریب عقلاء اور علماء اور فقراء اور فہیم انسانوں کی جماعت میرے ساتھ ہے ۔ اور بارش کی طرح آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں ۔ تو کیا صرف مونہہ کی پھونکوں سے یہ الٰہی سلسلہ برباد ہو سکتا ہے ؟ کبھی برباد نہیں ہوگا ۔ وہی برباد ہوں گے ۔ جو خدا کے انتظام کو نابود کرنا چاہتے ہیں (۱) خدا نے مجھے قرآنی معارف بخشے ہیں (۲) خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطا فرمایا ہے (۳) خدا نے میری دعاؤں میں سب سے بڑھ کر قبولیت رکھی ہے (۴) خدا نے مجھے آسمان سے نشان دیئے ہیں (۵) خدا نے مجھے زمین سے نشان دیئے ہیں (۶) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے ۔ کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا (۷) خدا نے مجھے بشارت دی ہے ۔ کہ تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائل صدق میں غالب رہیں گے ۔ اور دنیا میں اکثر وہ اور ان کی نسل بڑی بڑی عزت پائیں گے ۔ تا ان پر ثابت ہو ۔ کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے ۔ وہ کچھ نقصان نہیں اٹھاتا (۸) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے ۔ کہ قیامت تک اور جب تک کہ دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جائے ۔ میں تیری برکات ظاہر کرتا رہونگا ۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ۔ (۹) خدا نے آج سے بیس برس پہلے مجھے بشارت دی ہے ۔ کہ تیرا انکار کیا جائیگا ۔ اور لوگ تجھے قبول نہیں کریں گے ۔ پر میں تجھے قبول کروں گا ۔ اور بڑے زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کردونگا (۱۰) اور خدا نے مجھے وعدہ دیا ۔ کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کو کھڑا کیا جائے گا ۔ جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا ۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا ۔ اور مظہر الحق والعلا ہوگا ۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا ۔ تلک عشرۃ کاملۃ ۔ دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے ۔ بلکہ قریب ہے ۔ کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائیگا ۔ اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلیگا ۔ اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا ۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں ۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء پر بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل میں جو چند نام درج کئے جاتے ہیں۔ یہ جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والے بقیہ اصحاب کے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ۱۹۳۷ء میں بیعت کرنے والے اصحاب کی فہرست ختم کی جاتی ہے۔ آئندہ انشاء اللہ ۱۹۳۸ء سے بیعت کرنے والوں کے نام درج کئے جائیں گے ؛

نمبر	نام	نمبر	نام
۲۰۶۲	لال خاتون صاحبہ ضلع ڈیرہ غازیخان	۲۰۷۱	راج بی بی صاحبہ بنت حاکم ضلع گورداسپور
۲۰۶۳	عمری بی بی صاحبہ " گورداسپور	۲۰۷۲	رسول بی بی صاحبہ "
۲۰۶۴	اللہ رکھی صاحبہ بنت اللہ دین صاحب ضلع سیالکوٹ	۲۰۷۳	اللہ رکھی صاحبہ بنت فضل دین صاحب ضلع گجرات
۲۰۶۵	بگیم صاحبہ "	۲۰۷۴	حبیب بگیم صاحبہ ریاست پٹیالہ
۲۰۶۶	آمنہ بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور	۲۰۷۵	امۃ الحفیظ صاحبہ "
۲۰۶۷	بڈھو صاحبہ "	۲۰۷۶	مجیدہ بگیم صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۲۰۶۸	نور فاطمہ صاحبہ ضلع سیالکوٹ	۲۰۷۷	ارشاد بی بی صاحبہ " سیالکوٹ
۲۰۶۹	مریم بانو صاحبہ " امرتسر	۲۰۷۸	مریم صاحبہ " "
۲۰۷۰	سردار بی بی صاحبہ " سیالکوٹ	۲۰۷۹	عائشہ بی بی صاحبہ " "

احباب جماعت سے ایک ضروری سوال

کیا آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کی تعمیل میں امانت ذاتی میں حساب کھلوایا ہوا ہے؟ اور اب تک کس قدر روپیہ جمع کروایا ہے؟ ناظر بیت المال قادیان

حصہ داران دارالانوار کمیٹی سے گزارش

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے دارالانوار کمیٹی کا ساتواں سال یکم فروری ۱۹۳۸ء سے شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ حصہ دار اصحاب کے لئے یہ سال مبارک کرے حصہ دار صاحبان کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے۔ کہ حسب قواعد فروری کی قسط کے ساتھ ۴ روپے فی حصہ اغراض مشترکہ کے لئے بھی لئے جاتے ہیں۔ چونکہ احباب فروری کی قسط روانہ کرنے والے ہوں گے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ قسط بجائے ۲۵ کے ۲۹ روپے فی حصہ کے حساب سے ارسال فرمائی جائے۔ نیز جن احباب کے ذمہ دارالانوار کی قسطیں باقی ہیں۔ انہیں اپنی بقایا قسطیں جلد پوری کرنی چاہئیں۔ اسی طرح وہ احباب جنہوں نے کمیٹی سے مدت معینہ تک التوائے قسط کی اجازت حاصل کی ہوئی ہے۔ اور ان کی میعاد عنقریب ختم ہو جائے گی۔ ان کو بھی اپنا حساب صاف کرنا چاہیئے ؛

سکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

سید شاہ محمد صاحب مجاہد جاوا کو

افاقہ اور شکریہ احباب

احباب کو یاد ہوگا کہ ایک مخلص احمدی نوجوان اور تحریک جدید کے مجاہد سید شاہ محمد صاحب جاوا بہت بیمار ہو گئے تھے۔ اور ان کی صحت کے لئے درخواست دعا کی گئی تھی۔ حال میں ان کا ایک خط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پہونچا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ اب اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے پہلے کی نسبت بہت آرام ہے۔ الحمد للہ

چونکہ فی الحال وہ بہت کمزور و نحیف ہیں۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے، کہ ان کی کامل صحت کے لئے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے جس مقصد کو لے کر وہ گئے ہوئے ہیں۔ اس میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ بٹاویہ کے مخلص احباب اور دوسرے احمدی مجاہدین نے ان کی بیماری میں بڑی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور ہر طرح انہیں آرام پہونچانے کی کوشش کی۔ چنانچہ حسب ذیل اصحاب اور خواتین کا انہوں نے خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ۔ ملک عزیز احمد صاحب مبلغ۔ محمد محی الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا۔ عبدالرحمٰن صاحب برادر خورد محمد محی الدین صاحب۔ کرتات ماجا صاحب۔ سالم صاحب عرب۔ برادر سور ٹولو صاحب۔ ڈی۔ ڈی صاحب۔ برمادی صاحب عبد الجلیل صاحب۔ امبون صاحب۔ پسر کرتات ماجا صاحب۔ محمد یحییٰ صاحب۔ محمد یونس صاحب سکرٹری انصار اللہ۔ ڈرجو صاحب۔ سونیا صاحب۔ سوگنڈہ صاحب۔ افتخار صاحب بہن حسنہ صاحبہ دختر محمد محی الدین صاحب۔ اہلیہ صاحبہ عبد الرحمٰن صاحب۔ اہلیہ صاحبہ ڈی۔ ڈی صاحب۔

ہم ان سب اصحاب کو مبارکباد دیتے اور شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک غریب الوطن بیمار کو محض احمدیت کے تعلق کی وجہ سے اپنا عزیز سمجھا۔ اور اس کی مخلصانہ تیمارداری کی ؛

اخبار احمدیہ

کالاباغ میں انجمن احمدیہ کالاباغ میں انجمن احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ اردگرد کے علاقہ خصوصاً عیسےٰ خیل۔ کمروالی کالری۔ داؤد خیل وغیرہ کے احمدی احباب سے گزارش ہے۔ کہ وہ ہر طرح سے چندہ وغیرہ میں خاکسار سے تعاون فرمائیں۔ خاکسار محمود احمد ناصر سکرٹری ٹائم کیپر این۔ ڈبلیو۔ آر

درخواست دعا محمد امین صاحب لاہور کی لڑکی بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں

کمبل کس کا ہے جلسہ سالانہ کے ایام میں جو احباب میرے گھر میں رہے۔ ان میں سے کوئی صاحب ایک کمبل بھول گئے ہیں۔ وہ نشان بتا کر منگا لیں۔ خاکسار ڈاکٹر غلام غوث قادیان

ولادت (۱) میرے بھائی مولوی محمد بخش صاحب آف ڈیرہ غازی خاں کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب مولود مسعود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں خاکسار اسد اللہ قادیان (۲) شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ملتان کے ہاں ۳۰ جنوری پہلا فرزند تولد ہوا۔ احباب مولود مسعود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم ذوالحجہ ۱۳۵۶ ہجری

مسجد شہید گنج اور یونی نسٹ وزارت

مسجد شہید گنج کے فیصلہ سے تمام مسلمانوں کو عموماً۔ اور مسلمانانِ پنجاب کو خصوصاً قدرتی طور پر رنج پہونچنا چاہیئے تھا۔ اور پہونچا چنانچہ وُہ مختلف رنگوں میں اس کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ذمہ وار اصحاب اور وہ لوگ جو حکومت کو اس مشکل کے حل کرنے کی طرف مؤثر طور پر متوجہ کرسکتے ہیں۔ خاموش بیٹھے ہیں اور اس وقت تک انہوں نے کوئی ایسی تجویز مسلمانوں کے سامنے نہیں رکھی۔ جو اختیار کرنا مفید ہو۔ بجائیکہ مسلمان بار بار یقین دلا رہے ہیں۔ کہ اس بارے میں وہ پُوری طرح ان سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں:۔

بعض لوگ اس وقت یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اب تمام مسلمانوں کو احرار کے ساتھ مل کر سول نافرمانی میں حصّہ لینا چاہیئے۔ اور جیتھے بھیجکر لوگوں کو قید کرانا چاہیئے۔ حالانکہ اس قسم کی سول نافرمانی کو ہندوستان میں جو ناکامی حاصل ہو چکی ہے۔ اور کانگرس ایسی وسیع الاثر۔ اور مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والی پارٹی کو ہو چکی ہے۔ اسے یاد کرتے ہُوئے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال کسی کے دل میں نہیں آنا چاہیئے۔ کہ اب اس کے ذریعہ کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ پھر احرار نے تو سول نافرمانی کا شغل محض اس غرض سے اختیار کر رکھا ہے۔ کہ موجودہ منسٹری کو تنگ کریں۔ مسجد کا حاصل کرنا ان کے مدنظر ہی نہیں اور نہ وُہ اس کے حصُول کے خواہشمند ہیں۔ جیسا کہ وُہ علے الاعلان کہہ چکے ہیں۔ پھر عام مسلمانوں کا احرار کی سول نافرمانی میں شریک ہونا کیونکر موزوں مناسب اور مفید ہوسکتا ہے:۔

غرض سول نافرمانی تو کسی لحاظ سے بھی موزون نہیں۔ البتہ ایک تجویز قابل غور ضرور ہے۔ جو آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے حال کے اجلاس دہلی میں بھی پیش ہُوئی۔ اور جو یہ ہے۔ کہ شہید گنج کی پیدا کردہ صورتِ حالات کے پیش نظر وزارتِ پنجاب کو مستعفی ہونے کے لئے کہا جائے۔ چونکہ یونی نسٹ پارٹی کو اس وقت پنجاب اسمبلی میں کافی اکثریت حاصل ہے۔ اس لئے کسی اور پارٹی کا برسر اقتدار آجانا ممکن نہیں۔ علاوہ ازیں یونی نسٹ پارٹی مسلم لیگ میں شریک ہو کر مسجد شہید گنج کی واگزاری کے لئے جدوجہد کرنے کا عہد بھی کرچکی ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس پارٹی کے وزراء ایسے وقت میں بھی جبکہ مسلمانانِ پنجاب بے حد قلبی اذیت میں مبتلا رہیں۔ اتنی سی قربانی کرنے کے لئے بھی تیار نہ ہوں۔ ان کے سامنے تھوڑے ہی عرصہ قبل کی ایک مثال موجود ہے۔ کہ چھاؤنی لاہور کے مذبحہ کے خلاف پنجاب اسمبلی کے بعض سرکردہ ہندو ممبروں نے جن میں سے سرگوکل چند نارنگ کا نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہے اپنے آپکو قانون شکنی تک کیلئے پیش کر دیا تھا آخر حکومت کو ہندوؤں کے سامنے جھکنا پڑا۔ بہت بڑا نقصان برداشت کر کے اور اپنے سابقہ اعلانات کو منسُوخ کر کے جھکنا پڑا۔ اگر ذمہ وار اور سرکردہ ہندو ایک مذبحہ کے خلاف اس قدر جُرأت اور دلیری سے کام لے سکتے۔ اور اپنی قوم کے جذبات اور احساسات کی خاطر قربانی کرنے کے لئے تیار ہوسکتے ہیں۔ حالانکہ اسی پنجاب میں بیسیوں اور مذبحے موجُود ہیں۔ جہاں دن رات سینکڑوں گائیں ذبح کی جاتی ہیں۔ چھاؤنیوں میں بھی ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ باوجود اس کے جب ہندو پبلک نے چھاؤنی لاہور کے مذبح کے خلاف آواز اٹھائی۔ تو ان لوگوں نے جو اپنے آپ کو اس پبلک کے نمائندہ کہلاتے تھے۔ ضروری سمجھا۔ کہ جو کچھ بھی وُہ کرسکتے ہیں۔ اس سے دریغ نہ کریں۔ پھر مسلمانوں کی نمائندگی کا فرض اپنے کندھوں پر رکھنے والے مسلمان سرکردہ اصحاب کو بھی چاہیئے۔ کہ اس رنج والم کے موقعہ پر وُہ مسلمانوں کا ساتھ دیں۔ اور جو کچھ کرسکتے ہیں۔ وُہ کر کے دکھائیں:۔

چھاؤنی لاہور کے مذبحہ کے مقابلہ میں مسجد شہید گنج کا معاملہ بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس سے مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کو اس سے بہت زیادہ صدمہ پہونچا ہے۔ جس قدر ہندوؤں کو پہونچنے کا خدشہ تھا۔ ان حالات میں مسلمان اگر یہ خواہش کریں۔ کہ جن لوگوں کو انہوں نے اپنا نمائندہ بنا کر حکومت میں بھیجا ہے۔ وُہ الگ بیٹھے تماشہ نہ دیکھتے رہیں۔ بلکہ جُرأت اور دلیری سے مؤثر قدم اٹھائیں۔ تو کچھ بے جا نہیں ہے:۔

کہا گیا ہے۔ کہ کانگرسی جماعت سے اس کوشش میں ہیں۔ کہ کسی طرح پنجاب میں بھی کانگرسی راج قائم ہوجائے۔ اس وقت بعض مسلمانوں سے یہ آواز بلند کرا رہے ہیں۔ اور یہ آواز پنجاب میں کانگرسی حکومت قائم کرنے اور اس صُوبہ میں اسلامی اقتدار کا خاتمہ کرنے کے لئے اٹھائی گئی ہے۔ لیکن اس میں کچھ حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل میں بھی یہ تجویز ہُوئی مسٹر خلیق الزمان نے پیش کی۔ اور راجہ صاحب محمود آباد اور ملک برکت علی صاحب ایم اے نے تائید کی۔ یہ سب اصحاب ایسے ہیں۔ جن کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ ان سے کانگرس والے پنجاب میں کانگرسی راج قائم کرنے کے لئے یہ آواز بلند کرا رہے ہیں۔ بلکہ یہی سمجھا جاسکتا ہے۔ کہ بحالات موجُودہ ان کے نزدیک بھی یہ ایک مؤثر تجویز ہے۔ اگرچہ اس بارے میں مسلم لیگ کے فیصلہ کا اخبارات میں اعلان نہیں ہُوا۔ تاہم جبکہ کونسل کے اجلاس میں اس اقرار کو پھر دوہرایا گیا ہے۔ کہ سارے ہندوستان کے مسلمان مسجد شہید گنج کی واگزاری کا عہد کرچکے ہیں۔ اور اسی اجلاس میں یونی نسٹ پارٹی کے نمائندے بھی موجود تھے۔ تو ضروری ہے کہ یونی نسٹ پارٹی اس تجویز کے متعلق جو خاص طور پر اس سے تعلق رکھتی ہے۔ جُرأت اور دلیری کا اظہار کرے۔ ورنہ اس قسم کے حالات کا پیدا ہوجانا محال نہیں۔ جو اس کی ہستی کو خطرہ میں ڈال دیں۔ اور پھر نہ اس کے ہاتھ میں وزارت رہے۔ اور نہ اسے مسلمانوں میں اعتماد حاصل ہو۔ وزارت کا نہ رہنا کوئی بات نہیں۔ لیکن مسلمانوں کا اعتماد نہایت ضروری ہے۔ جس کو قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے قائم ہوتے ہُوئے بیسیوں دفعہ وزارت حاصل ہوسکتی ہے:۔

مدراس اسمبلی میں تلاوت قرآن کریم

"بندے ماترم" گیت کے خلاف مسلمان پُر زور آواز اٹھا چکے ہیں۔ اور کانگرسی صُوبوں میں جہاں اسمبلی کا افتتاح بندے ماترم سے کیا جاتا تھا۔ مسلمان ارکان اسمبلی اپنی ناپسندی کا اظہار کرچکے ہیں۔ اس پر بمبئی میں تو یہ گیت ترک کر دیا گیا ہے۔ لیکن مدراس میں یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ افتتاح اسمبلی کے وقت ہندوؤں کے لئے بندے ماترم کا گیت گایا جائے۔ اور مسلمانوں کے لئے تلاوتِ قرآن کریم کی جائے۔ اخبارات میں شائع ہُوا ہے۔ کہ مدراس اسمبلی کے تازہ اجلاس سے بعض مسلمان ارکان بندے ماترم کے گیت کے خلاف بطور احتجاج اٹھ کر چلے گئے۔ حالانکہ اس موقعہ پر قرآن مجید بھی پڑھا گیا۔ اگر ہندو ارکان قرآن کریم کی تلاوت کے وقت مودبانہ طور پر بیٹھے رہتے ہیں۔ تو بندے ماترم کے گیت کے وقت مسلمان ارکان

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی صفت رقیب ہمیشہ مدِ نظر رکھو

۲۸ جنوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے میاں عبد الوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح امۃ اللطیف بیگم صاحبہ بنت مفتی فضل الرحمٰن صاحب حکیم کے ساتھ پڑھتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں سے ایک آیت میں جن کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

نکاح کے موقعہ پر انتخاب

فرمایا ہے۔ فرماتا ہے یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفسٍ واحدۃٍ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا انسان کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اپنا مظہر بنایا اور مظہر ہونے کے لحاظ سے اس میں اپنی ان بعض صفات کا جو انتظام کے ساتھ اور مخلوق کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں پرتو ڈالا۔ اور ان کے ظہور اور ان کے جلوے کی طاقت اس میں رکھی۔ خدا تعالیٰ نے اس کے اندر طاقت رکھی ہے۔ کہ وہ ربوبیت کا اظہار کرے وہ رحمانیت کا اظہار کرے۔ وہ رحیمیت کا اظہار کرے۔ وہ مالکیت یوم الدین کا اظہار کرے۔ اسی طرح وہ سمیع ہونے کا وہ بصیر ہونے کا۔ وہ غفور ہونے کا۔ وہ شکور ہونے کا۔ وہ ستار ہونے کا۔ وہ قادر ہونے کا۔ وہ قہار ہونے کا۔ وہ جبار ہونے کا۔ وہ مہیمن ہونے کا۔ وہ مومن ہونے کا۔ اور اور جو دوسری صفات ہیں ان کا اظہار کرے۔ اور گویا

خدا تعالیٰ کی تصویر

اور اس کی صفات کا انعکاس اس دنیا میں ہو۔

پس جو مقصد انسان کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کے ماتحت ضروری تھا کہ یہ تمام قوتیں اس کے اندر ہوتیں چنانچہ انسان کو خدا تعالیٰ نے سننے کی طاقت دی۔ اور وہ سنتا ہے۔ دیکھنے کی طاقت دی۔ اور وہ دیکھتا ہے۔ ایک حد تک خلق کی طاقت دی۔ اور وہ بچے پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ میاں بیوی جب ملتے ہیں۔ تو اسی طاقت کے ماتحت ان کے ہاں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح مصوّر ہونے کی طاقت دی۔ اور وہ بڑی بڑی عمارتوں کے نقشے تیار کرتا اور تصویریں بناتا ہے۔ اسے محی ہونے کی طاقت دی۔ اور وہ باریک در باریک

بیماریوں کے معالجات

کا علم رکھتا، اور قریب المرگ بیماروں کو زندہ کر دیتا ہے۔ اسے ممیت ہونے کی طاقت دی۔ اور وہ ایک مجرم کو پکڑتا اور اسے سزا کے طور پر قتل کر دیتا ہے غرض یہ ساری صفات اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر رکھی ہیں۔ اور اس لئے رکھی ہیں۔ کہ وہ دنیا میں خدا تعالیٰ کی تصویر بن جائے۔ جیسے ایک آئینہ جسے عربی زبان میں مرآۃ کہتے ہیں دوسرے کی شکل دکھا دیتا ہے۔ عربی کے الفاظ اپنی ذات میں معانی پر بھی دلالت کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ عربی میں آئینہ کو اسی لئے مرآۃ کہتے ہیں۔ کہ وہ دوسرے کے وجود کو دکھا دیتا ہے۔ اسی طرح انسان کو خدا تعالیٰ نے اس لئے بنایا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی تصویر دنیا کو دکھا دے۔ اور اگر وہ اپنے آپ کو اس رنگ میں ڈھالے۔ جس رنگ میں شریعت اسے ڈھالنا چاہتی ہے۔ تو اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہ

خدا تعالیٰ کی صفات کا کامل مظہر

بن سکتا ہے۔ لیکن سب انسان اس رنگ کو اختیار نہیں کرتے۔ بلکہ وہ بعض صفات کو لے لیتے۔ اور بعض کو چھوڑ دیتے ہیں گویا ان کی مثال بالکل ویسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ کوئی پوربیہ مر گیا اور اس کی بیوی نے اپنے قبیلہ کے حسب حال بین ڈالنے شروع کر دیئے جب وہ رونے پیٹنے لگی۔ تو اس دوران میں اس نے اپنے خاوند کی بعض باتیں یاد دلائیں۔ تاکہ اس کی بے کسی کو دیکھ کر اور لوگ بھی روئیں۔ چنانچہ کہنے لگی فلاں شخص سے اس نے اتنی رقم لینی تھی۔ اب کون لے گا۔ اس سے غرض اس کی یہ تھی۔ کہ اب میں لاوارث رہ گئی ہوں۔ میرے کام کون سرانجام دیگا مگر جب وہ روتی اور پیٹتی اور کہتی ہائے ہائے اب فلاں سے جو رقم ہمیں لینی ہے وہ کون لے گا۔ تو ایک پوربیہ جو پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کہتا۔ اری ہم ری ہم۔ پھر اس نے کہا فلاں جگہ ہماری اتنی زمین ہے اس کا اب کون انتظام کرے گا۔ تو وہ جھٹ بولا۔ اری ہم ری ہم۔ پھر کہنے لگی فلاں جگہ ہمارا مکان ہے۔ اس کو کون سنبھالے گا۔ تو وہ فوراً بولا اور کہنے لگا۔ اری ہم ری ہم۔ پھر اس نے کہا ہائے میرے خاوند نے فلاں کا اتنا قرضہ دینا تھا اب وہ کون دے گا۔ تو وہ کہنے لگا بھئی برادری میں سے کوئی اور بھی بولے گا۔ یا میں ہی بولتا چلا جاؤں۔ تو جب تک لینے کا سوال تھا۔ وہ آگے رہا۔ مگر جب دینے کا سوال آیا۔ تو پیچھے ہٹ گیا۔ یہی حال انسان کا ہے۔ جب انسان کو کہا جاتا ہے۔ کہ تو خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے۔ تو وہ بڑا خوش ہوتا اور کہتا ہے، یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ چنانچہ وہ اس امر پر بنیاد رکھتے ہوئے کہنا شروع کر دیتا ہے۔ خدا مالک ہے اس لئے میں بھی مالک ہوں۔ خدا قہار ہے۔ اس لئے میں بھی قہار ہوں۔ خدا جبار ہے۔ اس لئے میں بھی جبار ہوں۔ مگر جب اسے کہا جاتا ہے۔ کہ اللہ رب بھی ہے وہ رحمٰن بھی ہے۔ وہ رحیم بھی ہے۔ وہ غفار بھی ہے۔ وہ ستار بھی ہے۔ تو وہ مڑ کر دوسرے انسانوں کی طرف دیکھتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ ارے میں ہی خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنتا چلا جاؤں۔ یا تم میں سے بھی کوئی بنے گا۔ گویا جہاں تک

مالکیت قہاریت اور جباریت کا سوال

ہو۔ جہاں تک بڑائی اور عظمت کے حصول کا سوال ہو۔ وہ کہتا ہے میں جو خدا تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرنے والا ہوں۔ کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔ مگر جہاں رحیمیت کا سوال آجاتا ہے۔ جہاں رحمانیت کا سوال آجاتا ہے۔ جہاں ستار اور غفار ہونے کا سوال آجاتا ہے۔ تو وہ یہ کہتا دکھائی دیتا ہے۔ کہ اور جو دنیا میں لاکھوں لوگ ہیں۔ وہ کیوں ان صفات کا مظہر نہیں بنتے ؛

اللہ تعالیٰ کی انہی صفات میں سے جن کو انسان غلط طور پر استعمال کرتا اور جن پر کلیتہً حاوی ہو جانا چاہتا ہے۔ ایک

صفت رقیب

بھی ہے۔ اور اسی کی طرف اس آیت میں جو نکاح کے موقعہ پر پڑھی جاتی ہے۔ توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاد رکھو۔ رقیب میں ہوں۔ یعنی خدا ہی ہے۔ جو لوگوں کا نگران ہے۔ وہ زید کے اعمال کو دیکھتا۔ اور پھر اس کے متعلق فیصلہ کرتا ہے۔ کہ وہ اچھا ہے۔ یا بُرا۔ پھر وہ بکر کا رقیب بنتا۔ اور اس کے اعمال کی نگرانی کر کے اس کے متعلق یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ اچھا ہے۔ یا بُرا۔

پس خدا رقیب ہے۔ اور چونکہ انسانوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت رکھی ہے۔ کہ وہ اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کریں۔ اس لئے دنیا کے اکثر انسان لوگوں کے رقیب بننے کے بڑے شائق ہوتے ہیں۔ چاہے وہ خدا کو مانیں، یا نہ مانیں۔ بیشتر حصہ دنیا کے لوگوں کا رقیب بننا چاہتا ہے۔ بیشتر حصہ دنیا کے لوگوں کا قادر بننا چاہتا ہے۔ بیشتر حصہ دنیا کے لوگوں کا جبار بننا چاہتا ہے۔ بیشتر حصہ دنیا کے لوگوں کا قہار بننا چاہتا ہے۔ صفات الٰہیہ کے مظہر ہو جانے کا کوئی قائل ہو۔ یا نہ ہو۔ وہ اس بات کو تسلیم کرے یا نہ کرے۔ جو تورات میں آتا ہے۔ کہ

انسان کو خدا تعالیٰ نے اپنی شکل پر بنایا

پھر بھی عملی طور پر وہ یہ کہتا دکھائی دیتا ہے کہ کیوں نہ میں مالک بنوں۔ کیوں نہ میں خالق بنوں۔ کیوں نہ میں قادر بنوں کیوں نہ میں قہار بنوں۔ کیوں نہ میں جبار بنوں۔ کیوں نہ میں مَلِک بنوں۔ کیوں نہ میں رقیب بنوں۔ اور اس طرح کہیں وہ تمام دنیا کے لوگوں کو نیچے گرا کر اُن پر خود کھڑا ہونا چاہتا ہے۔ کہیں جبار بن کر ظاہر ہوتا ہے۔ اور خدا تو جبار مصلح کے معنوں میں ہے۔ مگر وہ جبار ظلم کے معنوں میں بنتا ہے۔ پھر کہیں وہ مالک بنتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ سب دنیا میری ہے کہیں وہ مَلِک بنتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ سب لوگ میری اطاعت کریں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی اس کی بات کا جواب بھی دیدے تو کہتا ہے۔ نامعقول پاجی۔ تم جانتے نہیں ہم کون ہیں؟ حالانکہ وہ نہ اُسے رزق دے رہا ہوتا ہے۔ نہ اس کا افسر ہوتا ہے نہ اُسے کپڑے دیتا ہے۔ نہ اُسے کھانا دیتا ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کی تنخواہ سَو روپے ہوتی ہے۔ اور دوسرے کی تنخواہ دس۔ مگر اتنی سی بات پر وہ اُسے نامعقول۔ پاجی کہہ دیتا ہے۔ یا دوسرے کا صرف اتنا قصور ہوتا ہے۔ کہ وہ

سید مغل، راجپوت یا برہمن

نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی اور قوم میں سے ہوتا ہے اور یہ جو کسی اعلےٰ قوم میں سے ہوتا ہے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ شرم نہیں آتی۔ کمینہ کہیں کا۔ حالانکہ کمینہ وہ خود ہوتا ہے۔ جو دوسروں پر اپنی حکومت جتاتا۔ اور ان کے حقوق کو پامال کرتا ہے۔ تو محض اس وجہ سے کہ اپنے زعم میں اُسے کوئی فوقیت حاصل ہے۔ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ کسی کا کوئی حق نہیں۔ کہ میرے معاملات میں دخل دے کسی کا کوئی حق نہیں۔ کہ مجھے نصیحت کرے کسی کا کوئی حق نہیں۔ کہ مجھے جواب دے چاہے وہ کتنی ہی غیر معقول بات کہہ رہا ہو۔ قومیں ہیں تو ان کا یہی طریق ہے اشخاص ہیں۔ تو ان کا یہی رنگ ہے۔ اور تعجب آتا ہے۔ کہ محض اس وجہ سے کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے ملکیت اور قہاریت اور جباریت اور قادریت کی طاقتیں رکھی ہیں۔ وہ ان طاقتوں کا کس طرح

ناجائز استعمال

کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے یہ طاقتیں انسان میں اس لئے رکھی تھیں۔ کہ وہ تھوڑا سا رب بنے۔ تھوڑا سا رحیم بنے۔ تھوڑا سا غفور بنے۔ تھوڑا سا شکور بنے۔ تھوڑا سا سمیع بنے۔ تھوڑا سا بصیر بنے تھوڑا سا جبار بنے۔ تھوڑا سا قہار بنے۔ تھوڑا سا مَلِک بنے۔ تھوڑا سا مالک بنے۔ مگر یہ کیا کرتا ہے۔ یہ اپنے مطلب کی صفات لے لیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ سارا مَلِک میں۔ سارا جبار میں۔ سارا قہار میں۔ اور سارے رحیم اور غفور۔ اور شکور اور ستار اور غفار دوسرے۔

یہ بعینہٖ ویسی ہی تقسیم ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ کوئی چالاک شخص تھا جس نے کسی

سادہ لوح سے اشتراک

کر کے کھیتی بوئی۔ اور کہا۔ کہ ابھی سے آپس میں تقسیم کر لینی چاہیئے۔ دوسرے نے کہا۔ یہ درست ہے ابھی سے ہم تقسیم کر لیں۔ اور تقسیم یہی ہے۔ کہ آدھا حصہ تم لے لینا اور آدھا میں لے لونگا۔ اس نے کہا۔ اچھا آدھا حصہ لے لینا۔ مگر نیچے کا حصہ میں لونگا اور اوپر کا حصہ تم لینا۔ اس پر فیصلہ ہو گیا اور اس نے مولیاں بیج دیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب تقسیم کا وقت آیا۔ تو مولیاں آپ لے گیا۔ اور پتے دوسرے شخص کو دے دیئے دوسری دفعہ پھر اُس نے اُسی سے اشتراک کیا۔ اور پوچھا۔ کہ اب کے کونسا حصہ لوگے اُس نے سوچا۔ کہ پہلے اوپر کا حصہ لے کر مجھے گھاٹا رہا تھا۔ اب کے میں نچلا حصہ لیتا ہوں۔ چنانچہ کہنے لگا۔ نچلا حصہ میں لوں گا۔ اور اوپر کا حصہ تم لے لینا۔ اُس نے گیہوں بو دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دانے یہ گھر میں لے آیا۔ اور ڈنٹھل اسے لینے پڑے۔ یہ

تلخ تجربہ

دیکھ کر وہ کہنے لگا۔ اب پھر ہم اکٹھی کھیتی بوتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ اوپر کی چیز بھی میں لوں گا۔ اور نیچے کی بھی میں لونگا تم درمیان کی چیز لے لینا۔ اس نے سمجھا۔ اگر اب کی مرتبہ اس نے مولیاں بیج دیں۔ تب بھی مجھے فائدہ رہیگا۔ اور اگر گیہوں بوئے۔ تب بھی فائدہ رہے گا۔ مگر اس نے مکئی بو دی۔ اور جب فصل کاٹنے کا وقت آیا۔ تو اوپر نیچے کے ٹانڈے اُسے لینے پڑے اور دانے یہ گھر میں لے آیا۔

یہی حال انسان کا ہے۔ خدا نے تو یہ چاہا تھا۔ کہ وہ کچھ مالکیت لے لے۔ کچھ قہاریت لے لے۔ کچھ جباریت لے لے۔ کچھ ستار بنے۔ کچھ غفار بنے۔ کچھ رحیم بنے۔ کچھ کریم بنے۔ کچھ غفور بنے۔ کچھ شکور بنے۔ اور اس طرح

تھوڑی تھوڑی صفات الٰہیہ تمام انسانوں میں

تقسیم ہو جائیں۔ اور سارے انسان ہی میری صفات کا مکمل نمونہ بنیں۔ اور ان کے آئینہ میں میری ہر صفت کا انعکاس ہو۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کی صفات کو تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ جیسے بکرے کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ

صفات الٰہیہ کا انعکاس

بھی منقسم ہوتا ہے۔ مگر وہ جہاں بھی جاتا ہے۔ سارے کا سارا جاتا ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نہیں جاتا۔ تم ایک آدمی کے سامنے ہزار آئینہ بھی رکھ دو۔ ہر آئینہ میں اس کی تصویر آئے گی۔ یہ نہیں ہوگا۔ کہ کسی میں اس کا ناک آئے۔ کسی میں سر کسی میں ہاتھ اور کسی میں پاؤں۔ بلکہ ہزار آئینہ میں ہزار ہی اس کی مکمل تصویریں ہوں گی۔ اور اگر ہزار کی بجائے تم لاکھ یا کروڑ یا ارب آئینہ بھی رکھ دو۔ تو یہ نہیں ہوگا۔ کہ کسی میں اس کا سر آگیا۔ تو کسی میں ٹانگیں۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک کے اندر انسان کی مکمل صورت آجائے گی۔

یہی خدا تعالیٰ کا انسان کو اپنی صفات کا جلوہ گاہ بنانے سے منشاء ہے۔ یعنی وہ اپنا انعکاس چاہتا ہے۔ نہ کہ تجزیہ اور تقسیم مگر انسانوں نے خدا تعالیٰ کی صفات کا مکمل انعکاس ظاہر کرنے کی بجائے اس کی صفات کو تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جیسے بکرے کی کلیجی۔ اور اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کا تجزیہ نہیں ہو سکتا۔ تجزیہ اگر ہوگا۔ تو برکات کا ہوگا۔ اس لئے انہیں

برکات الٰہیہ

حاصل نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہ ان کے حصول سے محروم رہتے ہیں۔ کیونکہ برکات تو جہاں جائیں گی۔ مکمل صورت میں جائینگی۔ اور جب بھی انہیں تقسیم کیا جائے گا۔ اُن کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔

جس طرح پانی کا ایک گلاس اگر کسی نے لینا ہو تو ضروری ہے کہ وہ گلاس بھی اٹھائے تب اسے پانی ملے گا۔ اگر وہ پانی کو انگلیوں سے پکڑنا چاہے گا۔ تو بہہ جائے گا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے نور کا حال ہے۔ اور پانی تو پھر بھی سیال ہونے کے باوجود ایک کثیف چیز ہے۔

خدا تعالیٰ کا نور بہت ہی لطیف ہے

اسکو اگر کوئی شخص اپنے قلب میں نازل کرنا چاہے تو اس کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ اس کے سامنے کھڑا ہو جائے۔ اور اسے لے لے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اس نور پر ہاتھ مارے تو اس کا کوئی حصہ اس کے ہاتھ میں آجائے۔ اگر یہ اس قسم کی حماقت کرے گا۔ تو اسکی ایسی ہی مثال ہوگی۔ جیسے کہتے ہیں کہ کسی میراثی کے ہاں رات کے وقت کوئی چور آگیا۔ اس نے بہتیرا تلاش کیا۔ مگر اسے کوئی چیز نہ ملی۔ اتفاقاً اسی تلاش میں وہ اس کمرہ میں گھس گیا جہاں میراثی سویا ہوا تھا۔ آہٹ پاکر میراثی کی آنکھ کھل گئی۔ اور اسے معلوم ہوگیا۔ کہ چور اندر داخل ہے۔ مگر وہ چپکا پڑا رہا اور سکراتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد اسے اس کمرہ کے فرش پر ایک جگہ کچھ سفیدی سی نظر آئی۔ دراصل اس کمرہ میں اندھیرا تھا۔ اور دروازہ کے ایک سوراخ سے چاند کی روشنی اندر پڑ رہی تھی۔ چور نے سمجھا کہ یہ آٹا پڑا ہے۔ اسے خیال آیا۔ کہ اگر اور کوئی چیز نہیں ملی۔ تو چلو آٹا اٹھا کر ہی لے چلیں۔ چنانچہ اس نے چادر بچھائی اور آٹا اٹھانے کے خیال سے اس نے اس نور کو ہاتھ جو مارا۔ تو بے اختیار میراثی کی ہنسی نکل گئی۔ اور وہ کہنے لگا۔ جیجمان کیوں تکلیف کردے ہو۔ ایتھے سانوں دن نوں کچھ نہیں لبدا۔ تہانوں راتیں کی مل سکدا ہے۔ یہی مثال اس شخص کی بھی ہوتی ہے۔ یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا نور اپنے ہاتھوں سے پکڑے۔ حالانکہ وہ نور آنکھوں میں آتا ہے۔ وہ نور دماغ میں آتا ہے وہ نور دل میں آتا ہے۔ کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں آتا۔ اور وہ جب بھی آئے گا متحمل آئے گا۔ اور اگر وہ اس کے کسی حصہ پر ہاتھ مار کر تمام نور اٹھانا چاہے گا۔ تو بجائے اس کے سب نور اس کے پاس سے چلا جائے گا۔

میرے سامنے اس وقت ایک مصری دوست (السید عبدالحمید آفندی خورشید آف قاہرہ) بیٹھے ہیں۔ انہیں دیکھ کر مجھے

مصر کا ایک لطیفہ

یاد آگیا۔ جب میں مصر گیا۔ تو ایک دفعہ ہم کسی باہر کے مقام سے ریل میں بیٹھ کر آ رہے تھے۔ کہ کھانے کا وقت ہو گیا اور ہم ریل کے اس کمرہ میں چلے گئے۔ جو کھانے کے لئے مخصوص تھا۔ ہمارے ملک میں تو یہ بات نہیں۔ مگر مصر میں کثرت سے یورپین لوگ آتے ہیں۔ وہاں بہت سے یورپین بیٹھے تھے۔ کچھ ہم ہندوستانی چلے گئے۔ مصر میں ایک کھانا ہوتا ہے جسے میکرونی کہتے ہیں۔ وہ اٹالین سویاں ہوتی ہیں۔ اور بڑی لمبی لمبی ہوتی ہیں۔ ان کے متعلق قاعدہ ہے۔ کہ پہلے انہیں ابال لیتے ہیں۔ اور پھر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ لیتے ہیں۔ اور ایک ایک ٹکڑا کانٹے میں پروکر اور اسے لپیٹ کر مونہہ میں ڈال لیتے ہیں۔ ان انگریزوں میں سے ایک ایسا تھا جو غالباً نیا ہی مصر میں آیا تھا اور اس نے میکرونی کبھی کھائی نہیں تھی ہم چونکہ اٹالین جہاز میں گئے تھے اور ہمیں پتہ تھا۔ کہ میکرونی کس طرح کھاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں تو کوئی دقت محسوس نہ ہوئی۔ مگر اس انگریز کو سخت مشکل پیش آئی۔ اور اتفاقاً وہ سویاں کچھ خاص طور پر لمبی تھیں۔ وہ بے چارا سویوں کو کانٹے سے اٹھاتا اور آہستہ آہستہ مونہہ کی طرف لاتا۔ اور یوں معلوم ہوتا جس طرح اس نے مرا ہوا سانپ اٹھایا ہوا ہے مگر چونکہ وہ بہت لمبی تھیں۔ اس لئے جب مونہہ میں ڈالنے لگتا تو پھسل کر نیچے گر جاتیں۔ وہ پھر میکرونی اٹھاتا اور چمچہ سے نیچے سہارا دیتا اور آہستہ آہستہ اوپر لاتا۔ مگر جب مونہہ کے قریب پہونچتیں۔ تو دوسری طرف سے پھسل کر نیچے جا پڑتیں۔ یہ دیکھ کر اسے سخت ندامت محسوس ہوئی۔ اور اسی شرم کے مارے وہ آنکھ اٹھا کر کسی کی طرف نہ دیکھتا۔ اور سر جھکائے چار پانچ دفعہ اس نے چاہا۔ کہ میکرونی مونہہ میں ڈالے۔ مگر چونکہ اسے کھانے کا طریق معلوم نہ تھا۔ اس لئے وہ پھسل پھسل کر نیچے جا پڑتیں۔ اور دوسرے لوگ اسے دیکھ دیکھ کر ہنستے رہے۔

یہی حال انسان کا ہے۔ وہ بھی چاہتا ہے۔ کہ

خدا تعالےٰ کی صفات

میں سے سب جباریت سب قہاریت اور سب قادریت میں لے لوں۔ اور جس قدر ربوبیت اور رحیمیت اور رحمانیت کی صفات ہیں۔ وہ دوسرے لے لیں اور اس طرح وہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ خالی جباریت خالی قہاریت اور خالی ملکیت لے کر خدا تعالےٰ کی صفات کا مظہر ہو گیا حالانکہ خالی جباریت خالی قہاریت اور خالی ملکیت شیطان میں ہوتی ہے۔ پس جس وقت وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی صفات کا مظہر ہو گیا۔ دراصل وہ

شیطان کی صفات کا مظہر

بنا ہوا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا نور اس کے دل سے نکل چکا ہوتا ہے۔ کیونکہ صفات الٰہیہ کے ٹکڑے کرنا شیطان کا کام ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں کفار کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ جعلوا القرآن عضین (الحجر آیت ۹۱) کہ انہوں نے قرآن کریم کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا ہے۔ پس جو شخص صفاتِ الٰہیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے بیٹھ جاتا ہے وہ کافر بنتا ہے۔ مومن نہیں بنتا۔ اسی لئے کفار کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ نومن ببعض ونکفر ببعض (النساء آیت ۱۴۹) کہ ہم بعض باتوں پر ایمان لاتے اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ تو جب کوئی شخص خدا تعالےٰ کی صفات کا تجزیہ اور تقسیم کرتا اور اپنے ذہن میں یہ خیال کرکے خوش ہو رہا ہوتا ہے کہ میں الٰہی صفات کا مظہر ہو گیا دراصل وہ شیطان کے قریب ہو گیا ہوتا ہے ورنہ جو واحد اور منفرد خدا ہے۔ اس کا تجزیہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ جس کا تجزیہ ہو سکتا ہے۔ وہ تو شیطان ہی ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفسٍ واحدةٍ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساءً واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام۔ ان اللہ کان علیکم رقیباً۔ تم چاہتے ہو کہ ہم ہی دنیا کے رقیب بن جائیں۔ اور تمہیں کبھی یہ خیال نہیں آتا۔ کہ ہمارے سر پر بھی کوئی رقیب اور نگران بیٹھا ہے۔ پس کیوں تم اپنے آپ کو خدا بنانا چاہتے ہو۔ اور کیوں یہ نہیں سمجھتے کہ خدا تعالےٰ نے یہ صفات اور یہ طاقتیں تم میں اپنے انعکاس اور تصویر کے لئے رکھی ہیں فرض کرو تمہاری کوئی تصویر ہو اور اسے قوتِ گویائی دے دی جائے۔ اور وہ یہ کہنے لگ جائے۔ کہ میں ہی اصل آدمی ہوں۔ تو تم کس قدر اسے حقیر سمجھو گے۔ اور اس کی اس حرکت پر ہنسو گے۔ اسی طرح

ایک کاغذی انسان

بلکہ کاغذ سے بھی زیادہ کمزور بے حقیقت اور ذلیل انسان اٹھتا ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی بعض صفات اپنے اندر لے کر جو اس کو کبر کے اظہار کی توفیق دے دیتی ہیں۔ یہ کہنے لگ جاتا ہے۔ کہ میں ہی رقیب ہوں۔ میں ہی ملک ہوں۔ میں ہی قادر ہوں اور وہ بھول جاتا ہے۔ اس امر کو کہ خدا تعالےٰ جہاں قادر ہے۔ جہاں قہار ہے۔ جہاں جبار ہے۔ وہاں وہ ستار بھی ہے وہاں وہ غفار بھی ہے وہاں وہ شکور بھی ہے۔ وہاں وہ غفور بھی ہے

وہ وراء الورا طاقتیں اور عظیم الشان طاقتیں رکھنے کے باوجود پھر تذلل اختیار کرتا۔ پھر انسان کی خدمت کے ہزاروں سامان پیدا کرتا۔ پھر ایک ادنےٰ دوست کی طرح اُس کے سامنے آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے آؤ میں تمہاری فلاں خدمت کروں۔ آؤ میں تمہاری راحت کے لئے فلاں سامان مہیّا کروں۔ پس وہ یہ نہیں سمجھتا۔ کہ جس کی طرف سے اسے یہ طاقتیں ملی ہیں۔ جب وہ یہ محبت کا طریق اختیار کرتا اپنے بندوں کے لئے تنزل اختیار کرتا اور ان کی خدمت کے لئے ہزاروں سامان پیدا کرتا ہے۔ تو میں جو اُس کی ایک تصویر ہوں۔ ان صفات سے کب مستغنی ہو سکتا ہوں۔ مگر خدا تعالےٰ کی صفات کے وہ بعض حصے جو کبریائی اور بڑائی پر دلالت کرتے ہیں۔ اُنہیں انسان جب اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے۔ تو سمجھتا ہے کہ میں خدا کا نائب ہو گیا۔ حالانکہ وہ خدا کا نائب نہیں۔ بلکہ شیطان کا نائب ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ کا تجزیہ کرنے والا شیطان ہے۔ اور شیطان کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ استکبر وہ متکبر ہوتا ہے۔ حالانکہ استکبار مومن بھی کرتا ہے۔ مگر مومن جہاں ایک طرف استکبار کرتا ہے وہاں دوسری طرف سجدہ میں اپنا سر بھی جھکا دیتا ہے۔ پس

مومن کے استکبار اور شیطان کے استکبار میں فرق

یہی ہے۔ کہ مومن تجزیہ نہیں کرتا یعنی وہ تمام صفات کا مظہر بنتا ہے۔ مگر شیطان صفات الٰہیہ کا تجزیہ کر کے اس کی صرف ان صفات کو لے لیتا ہے۔ جو کبرائی اور بڑائی پر دلالت کرتی ہیں۔ اور باقی سب کو نظر انداز کر دیتا ہے۔

آخر جب ہم کہتے ہیں تخلّقوا باخلاق اللہ کہ اے لوگو اللہ تعالےٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ تو کیا ہم ساتھ ہی یہ بھی نہیں کہہ رہے ہوتے۔ کہ تم متکبر بھی بنو۔ کیونکہ متکبر خدا تعالےٰ کی صفت ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہم شیطان کو استکبار کی وجہ سے شیطان کہتے ہیں مگر مومن کو نہیں۔ بلکہ مومن اگر متکبر نہ ہو تو ہم کہیں گے کہ وہ صفات الٰہیہ کا کامل مظہر نہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مومن تمام صفات کو اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ وہ ایک موقع پر اگر بڑائی کا اظہار کرتا ہے۔ تو دوسرے موقع پر تذلل اختیار کرتا اور خدا تعالےٰ کی صفاتِ ربوبیت رحمانیت اور رحیمیت وغیرہ جو خدمت کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ ان پر بھی عمل کر کے دکھاتا ہے یہی وجہ ہے کہ فرشتہ بھی بعض جگہ متکبر ہوتا ہے۔ چنانچہ جہاں شیطان کی اطاعت کا سوال آتا ہے۔ وہاں وہ انکار کر دیتا ہے مگر جہاں اللہ تعالےٰ کی اطاعت کا سوال ہو وہاں انتہائی عاجزی سے جھک جاتا ہے۔ پس وہ شخص جو تمام صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بنتا ہے وہی ہے جو

حقیقی معنوں میں مومن

کہلا سکتا ہے۔ مگر جو ایک حصہ کو تسلیم کرتا اور ایک حصہ کا انکار کرتا ہے۔ وہ شیطان ہوتا ہے۔

غرض اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنّ اللّٰہ کان علیکم رقیبا۔ دیکھو اب نکاح کے بعد تمہاری ایک دوسرے سے رشتہ داریاں ہوں گی۔ اور تم ایک دوسرے کے رقیب بننا چاہو گے اور کہو گے کہ فلاں نے یہ کیوں کیا اور فلاں نے وہ کیوں کیا۔ اور تم اس بات کو بھول جاؤ گے کہ تم محض ایک انعکاس اور تصویر ہو۔ اور اصل نگراں تم نہیں۔ بلکہ اصل نگراں خدا ہے۔

ایک چھوٹا بچہ جب اپنے ہجولیوں کے ساتھ کھیل رہا ہوتا ہے۔ وہ اپنی بڑائی کے بڑے دعوے کرتا ہے۔ مگر جونہی کسی بڑے آدمی کو دیکھتا ہے سہم کر خاموش ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تم بھی اس بڑے کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھا کرو۔ بیشک تم رقیب ہو۔ مگر تم عکسی رقیب ہو۔ اور گو تصویر بھی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ مگر تصویر اور اصل میں کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ ایک بہادر شخص جس کے ہاتھ میں خنجر ہو۔ اس کو اگر کسی وقت شیر سے مقابلہ کرنا پڑے۔ تو وہ اپنے خنجر سے شیر کو مار سکتا ہے۔ لیکن اسی شخص کی اگر ایک تصویر ہو۔ اور اس تصویر میں یہ دکھایا گیا ہو۔ کہ اس کے ہاتھ میں خنجر ہے۔ تو وہ کوئی حقیقت نہیں رکھیگی بلکہ اس کو ایک چوہا بھی کتر کر رکھ دے گا۔ تو گو تصویر میں حسن اور خوبصورتی ہوتی ہے مگر طاقت اتنی بھی نہیں ہوتی۔ کہ ایک چوہے کا مقابلہ کر سکے۔ اس کے مقابلہ میں جو اصل انسان ہو وہ شیر کو بھی مار سکتا ہے۔ تو فرمایا تم اپنی نگاہ ہمیشہ اوپر کی طرف رکھا کرو۔ بیشک رشتے داری تعلقات میں ایک نظام کو قائم رکھنے کی وجہ سے بعض کو افسری ملیگی اور بعض کو ماتحتی۔ مگر تم سمجھ لو کہ اصل افسر خدا ہی ہے۔ اور تمہاری افسری محض دکھاوے کی چیز ہے۔

رشیا کا ایک مشہور بادشاہ

پیٹر نامی گذرا ہے۔ اس کی عادت تھی۔ کہ وہ رعایا کے حالات کی نگرانی کے لئے بھیس بدلکر شہر اور دیہات میں گشت لگایا کرتا۔ ایک دفعہ وہ کسی جگہ سے گذر رہا تھا۔ کہ ایک سارجنٹ جو چھٹی پر آیا ہوا تھا اپنے مکان کے دروازے کے آگے کھڑا سگار پی رہا تھا گاؤں والے تو سپاہی کو بھی بڑا آدمی سمجھتے ہیں۔ پھر اگر کوئی سارجنٹ ہو جائے۔ تو اسے تو خاص توقیر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ وہ اسی طرح کھڑا تھا۔ کہ بادشاہ نے سوال کیا۔ میاں میں نے فلاں طرف جانا ہے اس طرف کونسا راستہ جاتا ہے۔ سارجنٹ یہ بات سنکر بادشاہ کی طرف متوجہ بھی نہ ہوا۔ بلکہ اُس نے دوسری طرف اپنا منہ پھیرے ہوئے انتہائی بے رخی سے کہا۔ "چلے جاؤ سیدھے" بادشاہ کو اس کی یہ بات بہت بری معلوم ہوئی۔ کہ اس سے اتنا بھی نہیں ہو سکا کہ میری طرف مونہہ کر کے بات کرتا۔ اور اس نے دریافت کیا کہ کیا آپ فوج سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس نے پھر بھی مونہہ نہ موڑا اور کہنے لگا "ہُوں" بادشاہ نے کسی معمولی عہدے کا نام لیا۔ اور پوچھا کیا آپ وہ ہیں۔ وہ سگار کا کش لگاتے ہوئے نہایت متکبرانہ انداز میں کہنے لگا "اوپر چلو" یعنی تم نے جو درجہ بتایا ہے یہ بہت چھوٹا ہے اس سے اوپر کسی درجے کا نام لو۔ اس نے پھر کسی اور عہدے کا نام لیا۔ اور پوچھا کیا آپ وہ ہیں۔ اس نے کہا اوپر چلو۔ بادشاہ کہنے لگا۔ کیا آپ کارپورل ہیں۔ وہ کہنے لگا اوپر چلو۔ بادشاہ نے پوچھا۔ کیا آپ سارجنٹ ہیں۔ وہ مسکرا کر کہنے لگا۔ "ہاں" تم اب سمجھے کہ میرا کیا درجہ ہے۔ یہ پوچھکر بادشاہ آگے چلنے لگا۔ تو چونکہ ان باتوں کی وجہ سے اس سارجنٹ کو بھی کچھ دلچسپی ہو گئی تھی۔ اس لئے وہ کہنے لگا۔ میاں کیا تمہارا بھی فوج سے تعلق ہے۔ بادشاہ کہنے لگا۔ ہاں میرا بھی فوج سے تعلق ہے۔ وہ کہنے لگا۔ کیا کارپورل ہو۔ بادشاہ نے کہا اوپر چلو۔ پھر اس نے کہا کیا سارجنٹ ہو۔ بادشاہ نے کہا۔ اوپر چلو۔ اس پر وہ کچھ ہُو دب سا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ کیا آپ سیکنڈ لفٹیننٹ ہیں بادشاہ نے کہا اوپر چلو۔ کہنے لگا کیا لفٹیننٹ ہیں۔ بادشاہ نے کہا اوپر چلو۔ وہ کہنے لگا۔ کیا آپ کیپٹن ہیں۔ بادشاہ نے کہا۔ اوپر چلو۔ وہ کہنے لگا۔ کیا آپ میجر ہیں۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ بہت ہی خوف زدہ ہو گیا۔ بادشاہ نے کہا اوپر چلو۔ وہ کہنے لگا۔ کیا آپ لفٹیننٹ کرنل ہیں۔ بادشاہ نے کہا اوپر چلو۔ وہ کہنے لگا کیا آپ کرنیل ہیں۔ بادشاہ نے کہا اوپر چلو۔ پھر تو وہ بہت ہی گھبرایا اور کہنے لگا کیا آپ جرنیل ہیں۔ بادشاہ نے کہا اوپر چلو۔ وہ کہنے لگا۔ کیا آپ کمانڈر انچیف ہیں۔ بادشاہ نے کہا اوپر چلو۔ یہ سنتے ہی اس کے پاؤں لڑکھڑا گئے۔ اور وہ حضور بادشاہ سلامت کہتے ہوئے اس کے قدموں میں گر گیا۔

یہی انسانی حالت ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ نچلوں کو دیکھتا اور ان کو دیکھ کر اپنی حیثیت کا اندازہ لگاتا اور کہتا ہے۔ میں بھی کچھ بن گیا ہوں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تم کدھر دیکھتے ہو۔ ان اللہ کان علیکم رقیبا

ادہر دیکھو تا تم کو اپنا مقام یاد رہے اور تمہیں معلوم ہو کہ تمہاری کیا حیثیت ہے تو نکاح کے موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا انتخاب کرکے ایک لطیف وعظ کیا ہے اور مرد کو بتایا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ کیسا سلوک رکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمارے ملک میں جب میاں بیوی کا آپس میں جھگڑا ہوتا ہے تو مرد ہمیشہ عورت سے کہا کرتا ہے کہ توں ہیں کی پیر دی جُتّی ہی ستے ہیں۔ اک لاہی ستے دوجی پا لیتی۔ یعنی تمہاری حیثیت پاؤں کی جوتی سے زیادہ نہیں جو ایک اتار کر دوسری پہن لی جاتی ہے ایسے موقع پر کیا

لطیف نصیحت

کی ہے۔ فرماتا ہے۔ تم اب بادشاہ تو بننے لگے ہو مگر میاں ذرا ادہر بھی دیکھ لیا کرنا۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کلکم راعٍ و کلکم مسئول عن رعیتہ کہ ہر ایک تم میں سے بادشاہ ہے اور ہر ایک سے اپنی اپنی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ گویا بادشاہ کہہ کر اسلام نے اس کا حوصلہ بڑھا دیا اور اسے بھی یہ خیال آنے لگ گیا۔ کہ میں بھی کچھ ہوں مگر کلکم مسئول عن رعیتہ کہہ کر پھر اسے اس کے اصل مقام پر لے آیا اور بتا دیا کہ تم پر ذمہ داریاں بھی بہت ہیں اور اوپر کا بادشاہ تم سے سوال کرے گا۔ کہ تم نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک پورا کیا۔ گویا یکدم انسان کا دماغ بلند کرکے اسلام اسے اوپر بھی لے گیا اور پھر ساتھ ہی اس کی نیکی اور تقویٰ کا سامان بھی کر دیا پس رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ کلکم راعٍ و کلکم مسئول عن رعیتہ کہ تم بادشاہ بھی ہو مگر تم پر ایک اور بادشاہ بھی ہے تمہیں چاہیئے کہ اپنے معاملات میں اس کا خیال رکھا کرو۔ گویا ان اللہ کان علیکم رقیبا میں جو کچھ بیان کیا گیا تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا اپنے الفاظ میں ترجمہ کر دیا۔ پس یہ آیت جو نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہے۔ اس کا پہلا حصہ یہ بتاتا ہے کہ بعض دفعہ تم بڑے ہوتے ہو اور تمہارے رشتہ دار چھوٹے ہوتے ہیں اور تم تکبر سے انہیں دھتکار دیتے اور یہ کہتے ہو کہ ہم کہاں اور تم کہاں۔ مگر دیکھو یہ باری کبھی بدل بھی جاتی ہے اور چھوٹے بڑے اور بڑے چھوٹے ہو جاتے ہیں اس لئے یہی بہتر ہے کہ صلح صفائی سے رہو۔

ایک دوست نے ایک دفعہ لطیفہ سنایا

وہ لاہور میں اس وقت کونسل کے ممبر تھے۔ مگر اب کونسل کے ممبر نہیں بلکہ اس سے بہت بڑے عہدہ پر فائز ہیں۔ کہ ایک دفعہ جب

پنجاب کونسل کے لئے الیکشن کا زور

تھا۔ تو ان دنوں ایک زمیندار نے ووٹوں کے حصول میں میری خاص مدد کی۔ اور سو دو سو ووٹ لوگوں سے مجھے دلوائے۔ میں نے سمجھا اس نے یہ ووٹ مجھے اس لئے دلوائے ہیں کہ اسے میرے متعلق یہ خیال ہے کہ میں کونسل میں خدمت خلق کا خیال رکھتا ہوں۔ اس کی اور کوئی غرض نہیں۔ کیونکہ وہ دوست کسی کے آگے ہاتھ جوڑ کر ووٹ مانگنے کے عادی نہیں۔ بلکہ یہ کہا کرتے ہیں کہ میں اس اس رنگ میں کام کرنے والا شخص ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے حقوق کی نگرانی کروں تو مجھے ووٹ دے دو۔ اپنی اس سعادت کے لحاظ سے انہوں نے بتایا کہ میں سمجھتا رہا اس نے بھی مجھے ایک خادم وطن سمجھ کر ووٹ دلائے ہیں۔ لیکن جب الیکشن ختم ہو گیا۔ اور میں کامیاب ہو گیا۔ تو

ایک دن وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا فلاں جگہ کا ڈپٹی کمشنر آپ کے زیر اثر ہے۔ اس کے سامنے فلاں گاؤں کی نمبرداری کا سوال ہے۔ اور بعض اور لوگ بھی امیدوار ہیں۔ آپ میری سفارش کر دیں۔ میں نے اسے کہا کہ میں اپنے اصول کا پابند ہوں اور میری یہ عادت ہے کہ میں ایسے معاملات میں جہاں مقدمے کی کوئی صورت ہو۔ کسی کی سفارش کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اس لئے مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی سفارش نہیں کر سکتا۔ وہ کہنے لگا آپ بدنامی سے ڈرتے ہونگے۔ آپ اس کا فکر نہ کریں۔ آپ خط لکھ کر مجھے دے دیں۔ میں صاحب کو پڑھا کر اسی وقت اس سے واپس لے کر پھاڑ ڈالوں گا۔ میں نے کہا۔ یہ اصول کا سوال ہے بدنامی کا نہیں جب میں ایسے معاملات میں سفارش کرنے کا عادی ہی نہیں۔ تو آپ کی کس طرح سفارش کر دوں۔ وہ کہتے ہیں اس پر وہ پھر کچھ بولا نہیں اور چپ کرکے چلا گیا۔ مشکل سے میں نے سمجھا کہ اس نے میرے جواب کو ناپسند کیا ہے مگر میں نے کہا خیر۔ میں بھی مجبور ہوں۔ اس واقعہ پر ایک عرصہ گذر گیا اور درمیان میں اس نے کبھی اس کا مجھ سے ذکر نہ کیا۔ لیکن جب دوبارہ الیکشن کا وقت آیا تو دوستوں کی طرف سے مجھے رپورٹ پہنچی کہ وہ شخص جس نے گذشتہ الیکشن کے موقع پر آپ کی خاص طور پر مدد کی تھی اب کچھ بگڑا بیٹھا ہے۔ آپ اس کے پاس چلیں اور اسے بھی ووٹ دینے پر آمادہ کریں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں۔ میں اور بعض اور معزز دوست اس کے مکان پر گئے۔ وہ اس وقت اپنے صحن میں بیٹھا تھا اس نے ہمارے لئے موڑھے بچھا دیئے۔ مگر مونہہ دوسری طرف کر لیا اور حقہ کے کش لگانے شروع کر دیئے۔ دوستوں نے اسے کہا کہ چوہدری صاحب۔ ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں۔ کہ اب الیکشن ہو رہا ہے۔ آپ اپنے زیر اثر لوگوں کو تحریک کریں۔ کہ وہ ان صاحب کو ووٹ دیں۔ وہ کہتے ہیں یہ بات سن کر اس نے پھر بھی ہماری طرف مونہہ نہ کیا۔ اور اسی طرح حقہ کا کش لگاتے ہوئے کہا۔ "سانوں اِس نال کی ہے"۔ یعنی ہمیں اس سے کیا غرض ہے۔ وہ کہنے لگے نہیں یہ بڑے لائق آدمی ہیں انہیں ضرور ووٹ دلائیں۔ اس پر اس نے جواب تک نہ دیا۔ اور مونہہ برابر دوسری طرف کئے رہا۔ آخر میں نے کہا اصل بات یہ ہے کہ یہ ایک کام کے لئے میرے پاس آئے تھے جسے میں کر نہیں سکتا تھا معلوم ہوتا ہے۔ ان کی طبیعت پر اسی بات کا اب تک اثر ہے۔ دوستوں نے کہا یہ بھی کونسی بڑی بات ہے مگر اس نے مونہہ پھر بھی نہ پھیرا۔ اور کہنے لگا "کدیں انہاں دا دیلا۔ کدیں ساڈا دیلا"
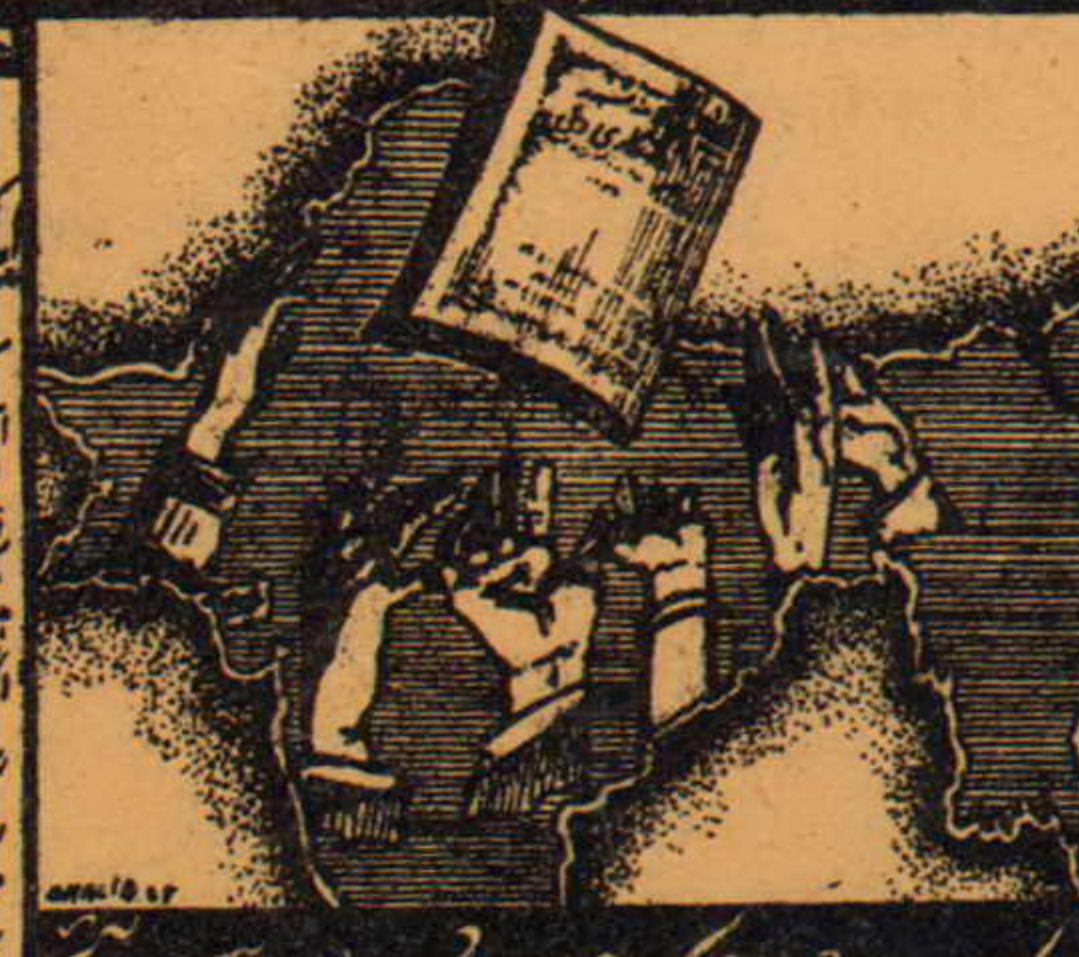
وہ کہتے ہیں۔ یہ بات سنتے ہی پھر ہم وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور چلے آئے۔ یہی بات اللہ تعالیٰ نے اس جگہ بیان فرمائی ہے۔ فرماتا ہے۔ واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام کہ دیکھو

اپنے رشتہ داروں کا لحاظ رکھا کرو

اور یہ سمجھ لو کہ اگر اس وقت وہ غریب ہیں۔ اور تم امیر۔ تو ممکن ہے کل باری بدل جائے۔ اور تم غریب ہو جاؤ۔ اور وہ امیر۔ پھر جو بعد میں اپنے رشتہ داروں کے آگے ہاتھ جوڑنے ہیں۔ تو کیوں ابھی سے صلح صفائی سے نہیں رہتے۔ اور پھر ان اللہ کان علیکم رقیبا کہکر ایک اور سبق دیا۔ کہ معاملات کے وقت ذرا اوپر بھی نگاہ اٹھا لیا کرو۔

یہ کتنے لطیف نکتے ہیں۔ جو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ اگر بنی نوع انسان انکو اپنے مدنظر رکھیں۔ تو لڑائی جھگڑے ہو سکیں۔ ایک تو وہ اس نکتہ کو مدنظر رکھیں۔ جیسے پنجابی زمیندار نے ان الفاظ میں ادا کیا۔ کہ کھیں انہاں واویلا۔ کدیں ساڈا ویلا۔ اور دوسرے اس نکتہ کو جو اللہ تعالیٰ نے ان اللہ کان علیکم رقیبا۔ میں بیان فرمایا ہے۔ پھر امن ہی امن ہو جاتا ہے۔ اور جھگڑا اور فساد سب مٹ جاتا ہے ؏

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والے مخلصین

چندہ تحریک جدید سال چہارم میں قابلِ تعریف اضافے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۱ ؍ جنوری ۱۹۳۸ء کو جو خطبہ پڑھا۔ اس کا احباب تک پہنچنا تھا کہ مخلصین نے نہ صرف تیسرے سال کے برابر وعدوں میں اضافہ کیا۔ بلکہ بعض نے تیسرے سال سے بھی زیادہ چندہ دینے کا وعدہ کیا چنانچہ ذیل میں اخلاص سے پُر خطوط کا خلاصہ دیا جاتا ہے:۔

۱۔ شیخ الطاف حسین صاحب قادیان حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

رات میں نے خواب دیکھا کہ تحریک جدید میں حصہ لینے سے بڑے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس لئے اپنے وعدہ کو پہلے سال کے مقابلہ میں اڑھائی گنا بڑھا کر ۲۵ روپے کر دیا ہے۔

۲۔ چوہدری حاکم الدین صاحب قادیان نے تیسرے سال ۳۰ روپے دئے تھے لیکن تیسرے سال سے قریباً ڈیوڑھا وعدہ ۵۰ روپے کا اس تفصیل سے کیا ہے۔ کہ ۳۵ روپے اپنی طرف سے اور ۱۵ روپے ان کی طرف سے جنہوں نے وعدہ تو کیا۔ مگر بوجہ ناداری ادا نہیں کر سکے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔

۳۔ چوہدری غلام حسین صاحب پریذیڈنٹ محلہ دار الفضل نے اپنا وعدہ جو پہلے سال کے برابر تھا۔ بڑھا کر ۱۴۰ روپے یعنی تیسرے سال کے برابر کر دیا ہے۔

۴۔ مولوی غلام رسول صاحب پشاور نے اپنی طرف سے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے ۱۴۶ روپے کا وعدہ پیش کیا ہے۔ جو تیسرے سال کے برابر ہے۔

۵۔ ماسٹر محمد شاہ صاحب پشاور جنہوں نے پہلے اپنا وعدہ پہلے سال کے برابر بیس روپے کا کیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ پڑھ کر لکھتے ہیں۔

دورِ ثانی کے سال اول میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ ۲۱ ؍ جنوری ۱۹۳۸ء سے قبل سال اول کے برابر حصہ لیا تھا۔ مگر میں اس بخل نفس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور اپنا وعدہ ۳۱ روپے کا حضور کے پیش کرتا ہوں۔ جو تیسرے سال سے اضافہ کیسا تھ ہے

۶۔ ملک ظفر الحق خاں صاحب ہنک نے معہ اہلیہ صاحبہ کے ۱۰۰ روپے کا وعدہ کیا ہے۔ جو تیسرے سال سے ۳۳٪ فی صدی اضافہ کے ساتھ ہے۔

۷۔ جناب ابراہیم صاحب یارڈ ڈیا جو زمیندار ہیں۔ فصل کے کم ہونے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حضور کی گو اجازت ہے۔ کہ پہلے سال کے برابر چندہ تحریک جدید دیکر بھی شمولیت ہو سکتی ہے۔ مگر دل نہیں مانتا۔ کہ حقیر سی رقم راہِ خدا میں پیش کرنے کے بعد اب قدم پیچھے ہٹا لیا جائے۔ ایسا کرنا تو ایک مومن کے لئے موت کے مترادف ہے۔ اس لئے تیسرے سال کی رقم ۱۰۰ روپے پر ۱۰ روپے اضافہ کر کے وعدہ پیش ہے۔

۸۔ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب نے جماعت کراچی کی پہلی فہرست ۸۰۷ روپے کی قبل جلسہ پیش کی تھی۔ اب ۱۱۱۸/۸ روپے کی فہرست روانہ کی ہے۔ جس میں ان مخلصین نے نمایاں اضافہ فرمایا ہے۔ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب ۳۴۰ روپے۔ بابو نذیر احمد صاحب ۱۱۰ روپے۔ حاجی عبد الکریم صاحب ۱۵۰ روپے۔ شیخ عبد الحق صاحب ۱۰۰ روپے بھائی رفیع الزمان صاحب ۴۰ روپے۔ سید افتخار حسین صاحب ۲۵ روپے۔ سید مقبول حسین صاحب ۲۵ روپے۔ ماسٹر امین الدین صاحب ۱۰ روپے۔ ان سب احباب نے تیسرے سال سے بھی اضافہ کے ساتھ دوبارہ وعدے کئے ہیں۔

۹۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ابن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۱۷ روپے کا وعدہ کیا ہے۔ جو تیسرے سال سے ۱۱ روپے اضافہ کے ساتھ ہے۔

۱۰۔ بابو رشید احمد صاحب اوورسیر رڑکی ۱۱۰ روپے کا وعدہ کرتے ہیں۔ جس میں تیسرے سال سے ۱۰ روپے کا اضافہ ہے

۱۱۔ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج لکھتی ہیں:۔

خاکسار نے تیسرے سال ۶۵ روپے ادا کئے تھے۔ اب چوتھے سال کے لئے بھی اگر ہو سکا تو ۶۵ روپے سے زیادہ ادا کرونگی

۱۲۔ ڈاکٹر عبد الغفور صاحب راولپنڈی ۱۱۰ روپے کا وعدہ جو تیسرے سال سے ۱۰ روپے اضافہ کے ساتھ ہے۔

۱۳۔ مولوی سراج الحق صاحب پٹیالہ شروع تحریک سے آپ اپنی طرف سے اور اپنے اہل و عیال اور اپنے جد امجد والد و چچا مرحوم ہر دو اہلیہ مرحومین و خالہ و خالو صاحب کی طرف سے دے رہے ہیں۔ اب اس تفصیل سے تیسرے سال سے بھی ۱۶ روپے اضافہ کے ساتھ ۱۳۶ روپے کا وعدہ کیا ہے۔

۱۴۔ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایران نے حضور کا پہلا خطبہ پڑھکر ۱۵۰ روپے کا وعدہ تیسرے سال کے برابر کیا تھا۔ اب جلسہ سالانہ کی حضور کی تقریر پڑھکر تیسرے سال پر ۱۰ روپے اضافہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ ۱۶۰ روپے انشاء اللہ تعالیٰ فروری ۱۹۳۸ء میں حسب معمول ادا کر دونگا

۱۵۔ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد لندن کا تیسرے سال کا ۱۰۶ روپے کا وعدہ تھا۔ مگر چوتھے سال ۱۳۲/۸ روپے کا نہ صرف وعدہ کیا۔ بلکہ اس میں سے ۶۶/۴ روپے بھیج بھی دئے ہیں۔

۱۶۔ میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر امرتسر نے تیسرے سال سے دوگنا وعدہ ۱۰۰ روپے کا کیا۔ مگر خطبہ کے بعد آپ نے ۲۰۰ روپے کا اضافہ کر کے اسے ۳۰۰ کر دیا ہے

۱۷۔ مرزا محمد اسحٰق بیگ صاحب آف پٹی نے تیسرے سال ۱۰۰ روپے دیا تھا اور چوتھے سال کے لئے ۱۱۱ روپے کا وعدہ پیش کیا ہے۔

۱۸۔ خان صاحب ممتاز علی خاں صاحب لاہور کا تیسرے سال کا وعدہ ۱۲۰ روپے تھا۔ اب چوتھے سال کے لئے ۱۷۰ روپے کا وعدہ جو قریباً ڈیوڑھا ہے حضور کے پیش کیا ہے

۱۹۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب خلف بابو جمال الدین صاحب مرحوم گوجرانوالہ لکھتے ہیں۔ چوتھے سال میں بوجہ مالی تنگی کے ارادہ نہ تھا۔ کہ حصہ لوں اور نہ ہی حصہ لینے کے قابل اپنے آپ کو سمجھتا تھا۔ مگر کل حضور کا خطبہ جمعہ پڑھکر دل نے نہایت ہی شرمندگی محسوس کی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل پر تصرف کر لیا۔ اور سوائے اس کے کوئی چارہ نہ رہا۔ کہ حضور کی خدمت میں جو ہو سکے پیش کر دوں۔ یہ مالی تنگیاں تو موت کے وقت ہی ختم ہوں گی۔ پس اپنے دل میں نہایت ندامت اور شرمندگی محسوس کرتے ہوئے ۲۵ روپے کا وعدہ جو دوسرے سال سے زیادہ ہے۔ پیش کرتا ہوں۔ (۳) زنانہ [illegible]

ضروری اعلان

میاں مہر الدین صاحب قلعی گر کی نسبت نظارت ہذا کا فیصلہ ہے۔ کہ جماعت کے

دوست ان کے ساتھ مقاطعہ رکھیں۔ انہوں نے معافی کے لئے درخواست دی تھی۔ وہ منظور نہیں کی گئی

ناظر امور عامہ

تلاش گمشدہ

میرا بھتیجہ سید سعید مرتضیٰ ۲۵ ماہ جنوری گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو مجھے فوراً اطلاع

دیں۔ بیس روپے بطور ہدیہ پیش کئے جائیں گے۔ لڑکے کی عمر ۱۲ سال ہے۔ رنگ سیاہی مائل گندمی۔ چلہ پر تلوں کے متعدد نشان ہیں۔ قد پانچ فٹ پانچ انچ خاکی ہیٹ اور گہرے بھورے رنگ کا گبرڈار گرم کوٹ

یہ ایک حقیقت ہے

کہ جس چہرہ پر داغ دھبہ اور کیلیں جیسی نامراد مرض ہو وہ۔ صرف دوسروں کو ہی برا لگتا ہے بلکہ خود کو بھی برا محسوس ہوتا ہے

بفضلہ تعالیٰ آپ کے چہرہ کو ایسا ہی صاف ستھرا کر دیگا جیسا دھوبی میلا کپڑا صاف

ایکنی کیور پوڈر کر دیتا ہے۔ آزمائش شرط ہے قیمت صرف ۱۲ مکمل علاج کے لئے کافی ہے محصولڈاک علاوہ۔ پتہ:۔

ڈاکٹر سید امتیاز حسین پاکپٹن شہر ضلع منٹگمری

باموقعہ

ارزاں قیمت پر بعض ٹکڑے دارالبرکات دارالانوار دارالسعت اور فارم و دارالسعت کے درمیان قابل فروخت نکلتے ہیں۔ خواہشمند احباب فائدہ اٹھائیں:۔

مینجر جنرل سروس کمپنی قادیان

مبلغ یکصد روپیہ انعام

ھوالشافی

ہر دو قسم کی گولیاں تیار ہیں

جو درد ریح وغیرہ کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ و اعصاب کیلئے نہایت مفید زود اثر اور مجرب ہیں۔ خصوصاً بوڑھوں کے لئے ہر حال میں نعمت غیر مترقبہ ہیں۔

نمبر ۱:۔ گولیوں کے اجزاء۔ کچلہ مدبر۔ میٹھا تیلیہ مدبر۔ زعفران۔ لونگ۔ جلوتری سونڈھ۔ جائفل۔ فلفل دراز۔ کالی مرچ۔ چھوہارا اجوائن۔ آب ادرک۔ آرسنک اور فرانی فاسفورس ہیں۔

نمبر ۲:۔ گولیوں کے اجزاء ارسنکھیا کو پہلے دودھ آک میں پھر آب پیاز میں۔ پھر آب لہسن میں پھر آب ادرک میں۔ پھر برانڈی میں کھرل کیا گیا ہے۔ اس میں سے 1/16 گرین لے کر اس میں 1/32 گرین اسٹرکنیا۔ دو گرین فرانی فاسفورس ملا کر اس وزن کی ایک گولی تیار کی گئی ہے۔

ان ہر دو قسم کی گولیوں کی قیمت سوا چھ روپے فی سینکڑہ تھی۔ (یعنی فی گولی ایک آنہ) مگر ہم نے عوام کے فائدے کے لئے تین روپیہ دو آنہ فی سینکڑہ کر دی ہے۔ یعنی دو پیسہ فی گولی۔ ان ہر دو قسم گولیوں کے اجزاء جو لکھے گئے ہیں۔ اگر کوئی یہ ثابت کر دے۔ کہ کوئی ایک جزو ان میں شامل نہیں۔ تو ہم ایسے شخص کو مبلغ یکصد روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں

نمبر ۱:۔ قسم کی گولی بعد غذا بوقت صبح۔ اور نمبر ۲ گولی بعد غذا شام۔ ہمراہ پانی یا دودھ استعمال کریں۔ علاوہ قیمت گولیوں کے ۸ آنہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا

المشتہر:۔ مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے

کہ بطور ہمدردی تمام ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دے۔ کہ اگر آپ خود یا آپ کا کوئی دوست یا کوئی رشتہ دار کسی قسم کی بیماری میں بھی مبتلا ہے تو ہمارے بزرگ محترم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ علامہ مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی مجرب ادویات استعمال کریں۔ جن کو ہم نے ان کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت تیار کیا ہے۔ نیز ہر قسم کے امراض میں آپ لوگ ہم سے مشورہ طلب کر سکتے ہیں۔ بحمد للہ یہ دواخانہ رحمانی ۱۹۰۸ء سے حضرت علامہ ممدوح کی اجازت و مشورہ سے قائم شدہ ہے۔ اور ان دنوں بہ سرپرستی و نگرانی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نہایت خوبی سے کام کر رہا ہے اور اس کی تیار کردہ ادویہ سو فیصدی فائدہ بخشتی ہیں۔ ⅟ ٹکٹ بھیج کر فہرست مفت طلب کریں۔ نیز جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خرید کرنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ دی جائے گی۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

آپ جو چیز چاہتے ہیں

وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور اعصابی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی مقوی اور نہایت ہی عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا و امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفیکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپے میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

143

رعایت پھر ایک سنہری موقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی مجرب نسخہ جات حضور کے شاگرد کی دوکان سے ۲۰ فروری سے ۱۰ فروری ۳۸ء تک جو خطوط ڈاک میں پڑیں گے انکو یہ رعایت ملے گی۔

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر مشک۔ موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کیلئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ دشریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے قیمت اکیماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے۔ رعایتی ۱۲؍ ۵/

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

محافظ جنین اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتی ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہچکی بخار۔ نمونیہ سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گذرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ ام نور الدینؓ شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کیلئے تیار کرکے اس کا فیض عام کیا۔ جو سنہ ۱۹۱۰ء سے آجتک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرادیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر لعہ روپے نصف منگوانے پر صہ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں حرارت غریزی کے بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے۔ رعایتی چار روپے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے۔ جسکو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدینؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کرکے بے ثمری کا داغ دور کریں مکمل خوراک چھ روپیہ رعایتی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر دھند لگرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ انکے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھلکر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۱؍ رعایتی عہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ موہنہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کیطرح چمکنے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲؍ رعایتی ۸؍

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی عہ۔

حب مفید النساءؑ

یہ گولیاں عورتوں کی مشکلکشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بیقاعدگی کم آنا۔ زیادہ آنا۔ ملوں کا درد۔ کمر کا درد کولہوں کا درد۔ متلی قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا موہنہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک ۴؍ رعایتی عہ

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے۔ ضرورت مند اصحاب موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین اعظمؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۳ فروری ۱۹۳۶ء

نمبر ۲۸ جلد ۲۶

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۳۱ جنوری - آج آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے متواتر دو دن کی بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کیا - کہ مسجد شہید گنج کے متعلق عملی اقدام کرنے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے لیگ کا ایک خاص اجلاس طلب کیا جائے - اس سلسلہ میں کونسل نے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی - آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا یہ اجلاس اس بات کا اعلان کرتا ہے - کہ مسلمانانِ ہند اس بات کا عزم صمیم اور حتمی فیصلہ کر چکے ہیں کہ انہوں نے مسجد شہید گنج کو واگذار کرانا ہے - عدالت عالیہ پنجاب نے مسجد شہید گنج کا جو فیصلہ کیا ہے - اور فیصلہ سے جو نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس پر غور و خوض کرنے کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کا فوری اور خاص اجلاس بلایا جائے۔

نئی دہلی ۳۱ جنوری - آج مسلم لیگ کونسل میں چوہدری خلیق الزمان نے قرارداد پیش کی - کہ پنجاب کی وزارت مسجد شہید گنج کے مسئلہ پر مستعفی ہو جائے قرارداد کی تائید راجہ صاحب محمود آباد اور ملک برکت علی ایم ایل اے پنجاب نے کی - نواب احمد یار خان دولتانہ اور نواب لیاقت علی نے پنجاب کی صورت حالات کی وضاحت کی - اور کہا - کہ یونینسٹ پارٹی کی وزارت مسلم لیگ کی وزارت نہیں - ۹ مسلمان ارکان اسمبلی میں سے - ۸ مسلمان یونینسٹ پارٹی کے ممبر ہیں - تمام ایوان کے ارکان کی تعداد ۱۷۵ ہے - جن میں سے صرف ۸۰ ارکان وزارت کے حامی ہیں - باقی ماندہ مسلمانوں میں سے چار کانگرسی ہیں - تین احراری اور دو ایسے ہیں جو کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے نواب دولتانہ نے مزید کہا - کہ اگر ان حالات میں وزارت مستعفی ہو جائے تو اس صورت میں غالب امکان یہی ہے کہ کوئی دوسری جماعت وزارت مرتب کرے گی - اور ہو سکتا ہے - کہ اس کی بنیاد فرقہ پرستی پر ہو - ایسی حالت میں تعطل پیدا ہونا ناممکن ہے

معلوم ہوا ہے - کہ لیگ کا خاص اجلاس لاہور میں ہی غالباً ماہ فروری کے دوران میں منعقد کیا جائے گا - لیگ کونسل نے شام کے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ یکم فروری کو تمام ملک میں یوم مسجد شہید گنج منایا جائے۔

بشنو پور ۳۱ جنوری - آج بنگال پراونشل کانفرنس میں مسٹر ایم این رائے نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کانگرس کو چاہیئے کہ فیڈریشن کے خلاف جنگ کرنے کے لئے مؤثر طریقہ اختیار کرے - اگر کانگرس فیڈرل اسمبلی کے انتخابات کو روک دے تو فیڈریشن کا قیام عمل میں نہیں آ سکتا - مسٹر سبھاش چندر بوس نے اس خیال کا اظہار کیا - کہ ہری پور کانگرس فیڈرل سکیم کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی پروگرام مرتب کرے گی - کانفرنس میں فیڈریشن کے خلاف ایک قرارداد منظور کی گئی اور کانگرس سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس کے نفاذ کو روکنے کے لئے مؤثر اقدام کرے

لاہور ۳۱ جنوری - آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت نے مسٹر فیض الحسن آلو مہاری کو جن کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند مقدمہ چل رہا تھا - بری کر دیا۔

بارسیلونا ۳۰ جنوری - کل بارسیلونا پر زبردست ہوائی حملے کئے گئے - جن کے نتیجہ میں ۲۰۰ اور ۳۰۰ کے درمیان اشخاص ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے - چھ باغی طیاروں نے ان حملوں میں حصہ لیا اور کل ۴۰ بم گرائے۔

ٹوکیو ۳۱ جنوری - جاپان کے ایوان زیریں میں ایک ممبر نے حکومت سے سوال کیا - کیا حکومت جاپان مسلمانوں کے ساتھ گہرے تعلقات قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے - وزیر خارجہ نے جواب دیا - ہم مسلمانوں سے تعلقات مودت پیدا کرنے کے سوال پر پوری طرح غور کر رہے ہیں - ایران کے ساتھ سفراء کا تبادلہ اسی سلسلہ میں عمل میں لایا گیا ہے ہم اسلام کا مطالعہ کرنے والے جاپانیوں سے بھی گہرے تعلقات قائم کر رہے ہیں"

نئی دہلی ۳۱ جنوری - آج مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس میزانیہ شروع ہوا آج کے لئے دس تحریکات التواء کا نوٹس دیا گیا تھا - صدر نے ہندوستان میں مقیم برطانی فوج کو جدید ترین اسلحہ سے مسلح کرنے کے متعلق مسٹر اوانا شلنگم کی تحریک التواء پر بحث کی اجازت دیدی - بحث کے دوران میں مختلف پارٹیوں کے ارکان نے گورنمنٹ کی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی - اور کہا کہ گورنمنٹ ہندوستانی فوج کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کر رہی ہے - اور ہندوستان کے ٹیکس دہندگان کے خرچ سے برطانی فوج کی تربیت کرنا چاہتی ہے ۶ بجے شام تحریک مسترد ہو گئی - اور اجلاس کل پر ملتوی ہوا۔

مدراس ۳۱ جنوری - آج مدراس لیجسلیٹو کونسل میں فیڈریشن کے خلاف قرارداد بھاری اکثریت سے پاس ہو گئی۔

لاہور ۳۱ جنوری - معلوم ہوا ہے حکومت پنجاب نے تمام ڈسٹرکٹ بورڈ سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کے نام ہدایات جاری کی ہیں - کہ آئندہ طلباء اور طالبات کی فیس معاف کرنے کے معاملہ میں فرقہ وار تناسب کو ملحوظ رکھا جائے - اور فیس کی معافی کی جو رقم ہو - اس کا نصف حصہ مسلم طلباء اور طالبات کے حصہ میں آئے۔

نئی دہلی ۳۱ جنوری - دہلی پراونشل مسلم لیگ نے مسٹر جناح کو ایڈریس پیش کیا - اس تقریب میں ۲۵ ہزار مسلمانوں نے شمولیت کی - صدر بیگم مولانا محمد علی صاحب تھیں - ایڈریس میں مسٹر جناح کی بے لوث خدمات کا اعتراف کیا گیا - ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا - کہ ہندوستان کے سات صوبوں میں کانگرسی حکومتیں قائم ہیں انہیں چاہیئے - کہ واضح طور پر اس امر کا اعلان کر دیں - کہ مسلمانوں کے متعلق ان کا آخری نظریہ کیا ہے - مسلمان تعداد میں اور تعلیمی اور مالی لحاظ سے ہندوؤں سے پیچھے ہیں - اگر وہ ملک میں آبرومندانہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں - تو انہیں اتحاد و اتفاق سے کام کرنا چاہیئے - مسلم لیگ کو تقویت پہنچانے کی تلقین کرتے ہوئے کہا - اگر مسلمان پورے طور پر لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں - تو لیگ بہت مستحکم ہو جائے گی - اس وقت میں تنازعہ نگاہ کہ قضیہ فلسطین اور مسجد شہید گنج کے مسئلہ کا حل کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔

جھانسی ۳۱ جنوری - حال میں ضلع جھانسی میں جو ژالہ باری ہوئی تھی اس کی تفصیلات سے معلوم ہوا ہے کہ بعض مقامات پر پاؤ پاؤ بھر وزنی اولے کافی دیر تک برستے رہے - جس کی وجہ سے تمام فصلیں تباہ جانور ہلاک اور مکانات منہدم ہو گئے۔

مدراس ۳۱ جنوری - آج پھر مدراس اسمبلی کے مسلم ارکان نے "بندے ماترم" کے خلاف احتجاج کے طور پر واک آؤٹ کا مظاہرہ کیا - سپیکر نے اعلان کیا - کہ ایسا اقدام دعا میں بدنظمی پیدا کرتا ہے - لہٰذا آئندہ اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جائے گا۔

لکھنؤ ۳۱ جنوری - یہاں ایک جلسہ میں احراری لیڈروں نے مسلم لیگ کے خلاف خوب زہر اگلا - جلسہ کے دوران میں فساد برپا ہو گیا - ایک گیس لیمپ کے ٹوٹنے کی وجہ سے ایک مقامی ایڈووکیٹ کے سر پر شدید زخم آئے - اسی طرح کئی لوگ لاٹھیوں سے مجروح ہوئے

امرتسر ۳۱ جنوری گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۱ آنے سے ۳ روپے ۴ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۴ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک کپاس ۵ روپے ۲ آنے روئی ۱۱ روپے ۶ آنے سونا ۳۵ روپے ۴ آنے اور چاندی ۵۵ روپے ۱۲ آنے ہے۔

ٹوکیو ۳۱ جنوری - چینی جنگ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے جو مزید ٹیکس عاید کئے گئے ہیں - مالیات کے تحقیقاتی کمیشن نے انہیں منظور کر لیا ہے - اندازہ ہے کہ اس طرح ۳۰۰ ملین ین کی زیادتی عمل میں لائی جائے گی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی